بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجوید سیکھے اور علماء تجوید و قراءات کی قربانیاں

بمقام

مسجد غوث الدین گھٹالہ

حیدرآباد، تلنگانہ

خطاب

بتاریخ

9/جمادی الاولی

22/نومبر 2024

حضرت مولانا مفتی ابو بکر جابر قاسمی دامت برکاتہم

ناظم: ادارہ کہف الایمان صفدر نگر حیدرآباد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم :

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ

صدق اللہ العظیم

میرے عزیز واور دینی بھائیو!

اللہ کا کلام اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے دل لگایا جائے، اس کے ساتھ وقت گزارا جائے، ہم دنیا کے بھکاریوں سے بڑے بھکاری ہیں اجر وثواب پانے کے بڑے بھکاری ہیں ایک ایک حرف پر ثواب حاصل کرنے کے، قرآن قبر میں قبر والے کو عذاب سے بچاتا ہے، دائیں بائیں سرہانے یہ میرے سے تعلق رکھتا تھا اس کو عذاب نہ دیا جائے۔

ہماری زندگیاں قرآن سے خالی ہوتی جارہی ہے

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۔

الفاظ کو چھوڑ دینا یہ بھی ناقدری ہے، معانی کو نہ سمجھنا یہ بھی ناقدری ہے، قرآن کی طرف دعوت نہ دینا یہ بھی قرآن کی ناقدری ہے، آج کی مجلس میں اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ہم میں سے جو تجوید سے قرآن پڑھنا نہیں سیکھے، بچوں کے مکتب سے زیادہ بڑوں کے مکتب کی ضرورت ہے، ہمارا بڑھاپہ قیمتی بن جائے گا، اگر ہم نے قرآن سیکھنے میں لگا دیا، صرف ایک واقعہ سنا کر آگے بڑھتا ہوں، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ دکان میں بیٹھے ہوئے قرآن پڑھ رہے تھے ایک شخص نے گزرتے ہوئے ٹوکا اور یہ کہا کہ تم نے دو غلطیاں کی، ایک تو تمہارا قرآن قواعد اور صحت کے مطابق نہیں ہے، اور دوسرا تم زور سے

کیوں پڑھ رہے ہو، بازار والے سن تو نہیں رہے ہیں، بے ادبی ہو رہی ہے قرآن کی، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم بن گئے تجوید پڑھنے کے بعد اس ایک واقعہ کی وجہ سے۔

ہمارے اکابر میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ قرآن تصحیح اور تجوید سے پڑھا جائے، انہوں نے اپنی زندگی کے مشن کا حصہ بنایا، خود دلچسپی سے انہوں نے پڑھا، عالم کورس کرتے ہوئے سہارن پور میں دوسری مسجد میں انفرادی طور پر ٹیوشن لیا کرتے تھے قرات کا فن سیکھنے کے لیے، تجوید کا فن سیکھنے کے لیے، ان کا ایک واقعہ نقل کرتا ہوں تو جہ ہو جائے گی، ایک مرتبہ وہ لفٹ پر کسی جگہ جانا تھا کسی منزلے تک پہنچنا تھا انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بھائی لفٹ کو چلیے کہا ایک صاحب قریب آئے اور بہت ہی ادب اور لحاظ کے ساتھ ٹوکنے لگے متوجہ کرنے لگے کہ حضرت یہ لفٹ ہے لفٹ نہیں ہے حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی ہم نے لفٹ معروف لفظ کو لفٹ مجہول پڑھ دیا آپ کو برداشت نہیں ہوا اور اللہ کا کلام آپ مجہول پڑھتے ہیں الحمد للہ کو الحمدو پڑھتے ہیں اس کا کب احساس ہوگا، اگر کوئی 123 کو ون ،ٹو کہہ دے اس کا مذاق کیا جائے گا، آپ نے 2 کو ٹو کے سے کہہ دیا معروف لفظ کو مجہول کیسے پڑھ دیے، دو مثالیں ہے معروف کو مجہول پڑھنے کی ،زبان کے معنی بدل جاتے ہیں، اس سے بڑے جرم اس سے بڑی لحن اور غلطیاں ہم سے قرآن پڑھنے میں ہو رہی ہے۔

عربی زبان بہت SENSITIVE ہے، ”ح“ اور ”ھ“ کے معنی میں فرق ہو جاتا ہے، ”ق“ اور ک“ کے معنی میں فرق ہو جاتا ہے، زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے، دعائیں بددعائیں بن جاتی ہے، تعریف برائی ہو جاتی ہے، اس لیے میرے بھائی ہمیں اپنا وقت

فارغ کرنا چاہیے، اپنی اپنی عورتوں کو متوجہ کرنا چاہیے کہ وہ کسی مجودہ بہن کے پاس وہ کسی حافظہ عالمہ بہن کے پاس بیٹھ کر اپنے قرآن کو تو درست کریں۔

یہ اسلام کا معجزہ ہے اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

اللہ تبارک وتعالی نے جیسے قرآن کے الفاظ کو محفوظ کیا ویسے اس کے پڑھنے کے انداز کو بھی اللہ نے محفوظ رکھا ہے، جیسے حدیث کی سند ہے ہم سے لے کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایسے ہی قرائے کرام کے یہاں ان سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کس حرف کو کیسے پڑھا جائے، کس حرف کا مخرج کیا ہے، کس حرف کی صفات کیا ہے، کس حرف کی ادائیگی کیسے ہو، ترتیلا کیسے پڑھا جائے، لہجہ عربوں کا کیسے بنایا جائے، یہ سب تواتر کے ساتھ اللہ تبارک وتعالی نے باقی رکھا ہے، حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَءَ الْقُرآنُ كَمَا اُنْزِلَ

اللہ یہ چاہتے ہیں کہ قرآن ایسے پڑھا جائے جیسے کہ اللہ نے اتارا ہے، انگریزی زبان ایسے بولی جائے جیسے برٹش PRONUNCIATION ہے جیسے

امریکن PRONUNCIATION ہے، برطانوی تلفظ کا انداز امریکی لب و لہجہ آنا چاہیے، زبان اہل زبان کے انداز میں، قرآن کو بھی عرب کے انداز میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

زَيِّنُوا القرآنَ بأصواتِكم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيءٍ حِليَةٌ وَحِليَةُ القرآنِ الصَّوتُ الحَسنُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حَسِّنوا القرآنَ بأصواتِكم

گانے بجانے میں اپنی خوبصورت آواز کو ضائع کر دیا گیا روح کو سکون پہنچانے

کے لیے بے حیائی اور عشق بازی کے کاموں میں اپنی صلاحیت کو لٹا دیا جاتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز حسن صوت کا اولین مصرف اپنی خوبصورت آواز کا بہترین مصرف قرآن پاک ہے۔

صحابہ کرام نے قرآن پر کیسے محنت کی

قرائے امت نے قرآن پر کیسے محنت کی، قرآن سے تعلق میں ایک غلام کو زندہ جاوید بنا دیا، ایک بہت بڑے قاری ہیں امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ 1300 سال 1400 سال کا عرصہ گزر گیا، کھنڈرات بھی ختم ہو جاتے، بادشاہوں کی یادیں بھی ختم ہو جاتی ہیں امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ غلام تھے، جعوانہ ابن سعود لیثی نامی عورت کے غلام، قرآن پر محنت کی، ایک ایک قرات کے محفوظ رکھنے پر محنت کی۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی یہ وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا قرآن سننا پسند کرتے تھے، ایک مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوموسی رات میں تم قرآن پڑھ رہے تھے تمہارا قرآن سننے میں بہت جی لگا، حضرت ابوموسی اشعر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یا رسول اللہ مجھے پتا ہوتا:

لَحَبَّرْتُه لَكَ تَحْبِيْرًا

آپ کو خوش کرنے کے لیے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا بھی اللہ کو خوش کرنے کے لیے، ایمان والے کے دل کی ڈھارس بننے اس کے طیب خاطر کو حاصل کرنے کا جذبہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے، اگر مجھے پتہ چل گیا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے ہیں تو میں اور خوبصورت انداز میں پڑھتا۔

ایک صحابی ہیں حقیقت میں وہ کافر غلام تھے، سالم رضی اللہ عنہ وہ غلام تھے

ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ابو حذیفہ شام کے علاقے میں رہتے تھے، ایک خاتون تھی اس خاتون ابھی حالت کفر میں تجارت کے لیے پہنچی، کسی طرح سے ان کا نکاح حضرت ابو حذیفہ سے ہو گیا، اور سارے غلام ان کے ہاتھ لگ گئے، انہوں نے اسلام

قبول کرلیا، سالم مولا حذیفہ نے بھی مجبورا اسلام قبول کرلیا، میں غلام ہوں کیا کرسکتا ہوں سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ اتنا پیارا قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی ساری تعریفیں ہیں

الحمد لله الذی جعل فی أمتی مثل هذا

حضرت سالم کے جیسے عظیم لوگ اللہ نے میری امت رکھ دیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے انتقال ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت سالم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھائے۔

قرآن پڑھنے کا حقیقی انداز

قرآن پڑھنے کا حقیقی انداز تحزن ہو آدمی غم میں ڈوب کر پڑھ رہا ہو، اللہ نے کہا کہ سناؤں کیسے پڑھتے ہو، یہ سوچ کر پڑھ رہا ہوں، اپنی آخرت کو یاد کرتے ہوئے، آیت کے مضمون کا دھیان کرتے ہوئے، شرم نہیں کرنا چاہیے عمر ڈھل گئی اب ہم کیسے پڑھیں جتنا اٹک اٹک کر پڑھیں گے زبان کے نہ پلٹنے کے باوجود پڑھیں گے، اس آدمی کا دہرا اجر ہے کہ جو اٹک اٹک کر پڑتا ہے

وَالَّذِی يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ

جو مشقت سے پڑھتا ہے۔

بہت سی باتوفیق بندیاں ہیں جنہوں نے 63 سال کی عمر میں پڑھا، پچپن سال کی عمر میں پڑھا، وقت ضائع ہو رہا ہے فون کے استعمال میں، عمریں تباہ ہو رہی ہے، مخلوق کے گلے شکوے میں زبانیں سوکھ رہی ہے، کتنا اچھا ہوتا کہ ان بہنوں کا وقت قرآن کے سیکھنے میں لگ جاتا۔

کتنا بڑا کام کیا علماء نے اسی شہر حیدرآباد میں ایک بہت بڑے قرآن کے رسم الخط کے ماہر رہا کرتے تھے، مولانا محمد غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدراسی انہوں نے 16 جلدوں میں

نثر المرجان فی رسم نظم القرآن-

نامی ایسی بے مثال کتاب عالمی سطح پر کہ قرآن کا رائٹنگ اسٹائل بھی کیسا ہونا چاہیے ہم موٹے موٹے تجوید کے قاعدے نہیں سیکھ پاتے ہیں۔

ان حضرات نے کئی کئی قرائتوں کو ابوالقاسم ہزلی رحمۃ اللہ علیہ نے 70 قرات کو کیسے کیسے راز ہیں، علامہ سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ، ایک بہت بڑے قاری عبدالرحمن مکی رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد ہیں قاری عبدالمالک قاری عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے، پھر دوبارہ ہندوستان آئے کافی لٹے پٹے تھے، اشارہ ہوا ہندوستان جاؤ انہوں نے لکھنو کے مدرسہ فرقانیہ پورے ملک کے اندر قرات کے فن کو چلایا، ایک ایک لفظ کے درست کرنے کے لیے مختلف قرائتوں کو حاصل کرنے کے لیے آٹھ آٹھ سال لگائے ہیں، آٹھ آٹھ سال لگائے ہیں۔

قرآن سے عشق

دنیا میں آپ نے دیکھا ڈانس سکھانے کے انسٹیٹیوٹ ہیں، گانا سکھانے کے ادارے ہیں، فحش کاری میں آگے بڑھانے اور ٹریننگ دینے کہ دنیا میں ماہرین ہیں، اگر قرآن کی قدر کی جاتی قرآن پر اپنی صلاحیتیں لگاتے جس سے ہماری نجات جڑی ہوئی ہے جس سے اخرت کا بننا سنورنا سب کچھ ہمارے لیے یقینی ہے، ہم اس پر اپنی صلاحیتیں لگانا چاہیے، پہلے کہ لوگ نماز سے پہلے جب مسجد میں آ جایا کرتے تو قران اٹھا لیا کرتے، فون کے مشغلے نے قرآن سے محروم کر دیا، مائیں سویرا ہوتا فجر کے بعد مصلے پر سورۃ یاسین لے کر بیٹھ جاتی ہے

من قرأ يس صدر النهار، قضيت حوائجه.

اس کی ضرورتیں پوری ہوگئی جس نے سوہ ریاسین دن کی ابتدا میں پڑھ لیا۔

قرآن سے بڑا روزی دلانے کا ذریعہ کون ہے

قرآن سے زیادہ باعث برکت کون سا سبب ہوسکتا ہے

أشرافُ أمتي حملةُ القرآنِ

هم أَهْلُ القرآنِ، أَهْلُ اللّٰہِ وخاصَّتُهُ

ایسے ایسے بیماروں کو ہم نے دیکھا پیٹ کی سخت تکلیف میں اگر بیٹھ کر قران پڑھا جاتا ہے، نزع کی کیفیت میں قرآن روح نکل رہی ہے اور قرآن کی تلاوت ہے، حضرت علی میاں ندی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ یاسین پڑھ رہے تھے اور وہ آیتیں جس میں اللہ کی طرف سے بشارت وہ آیتیں پڑھتے ہوئے روح پرواز ہوگی، سچی بات یہی ہے کہ آدمی جس کے ساتھ جیے گا اسی کے ساتھ مرے گا، اور جس کے ساتھ مرے گا اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ جن کی انکھوں میں عیب تھا وہ فرماتے تھے:

ان الله زين اقوا ما بالقران

اللہ تعالی نے بعض قوموں کو قرآن سے حسن دے دیا

وانی مِمَّنْ زَيَّنَه الله بالقران

میں ان لوگوں میں سے ہوں جن تو اللہ تبارک وتعالی نے قران کے ذریعے سے حسن دیا، اگر میرے پاس قرآن نہ ہوتا

ولولا ذلك لكان على عنقي دَنٌّ۔ اَطُوْفُ به في سِكَكِ كوفة

تو میں پانی کا مشکیزہ اپنی گردن پر رکھ کر کوفہ کی گلیوں میں پھر رہا ہوتا، کوئی حرام نہیں ہے، کوئی ہلکا کام نہیں ہے، لیکن قرآن نے مجھے اور عزت دے دی ہے، قران نے مجھے اور عزت دے دی ہے، پڑھانے والے حافظ صاحب پڑھانے والے عالم دین

پڑھانے والی عالمہ حافظہ بہن اپنے سے عمر میں کم ہوتو پڑھنے سے نہیں شرم کرنا چاہیے جہالت پر مرنے سے بہتر ہے قرآن سے بیدانگی پر مرنے سے بہتر ہے کہ اپنی جہالت ختم کرنے کے لیے تھوڑی دیر ذلت کو گوارا کرلیا جائے۔

حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں یہ شاگرد تھے حجاج بن محمد اعور رحمۃ اللہ علیہ کے یعنی استاد کی ایک آنکھ نہیں تھی، تو ان کے دوسرے دوست نے کہا کہ تمہیں پتہ ہے تمہارے استاد جی کانے ہیں تمہارے استاد جی کی ایک آنکھ نہیں ہے حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں چار سال تک میں پڑھتا رہا میری نگاہ استاد کے اس عیب کی طرف نہیں گئی، یہ وہ لوگ تھے جن کو اپنے عیب ستایا کرتے تھے، جن کو اپنی کمیاں ستایا کرتی تھی، جن کی نگاہیں اپنے نقائص پر رہتی تھی، اپنے مناقب پر نہیں، یہ وہ لوگ تھے جو اپنے سے بڑے کسی اللہ والے کے پاس جاتے ہوئے صدقہ دے کے جاتے تھے کہ اے اللہ میرا عیب میری نگاہوں میں کھول دیجیے، اس صحبت کے ذریعے سے میرے استاد جی کا کوئی عیب میرے سامنے کھلنے نہ دیجیے کہ میں محروم کردیا جاؤں، سانس ہے تو چانس ہے، ابھی سفر شروع کیجیے، اس حال میں بھی انتقال ہو جائے گا اللہ کے یہاں قرآن پڑھنے والا اٹھایا جائے گا اگر ہم نے کوشش شروع کر دی، اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن سے حقیقی تعلق عطا فرمائیں ہمارے مردوں کو ہماری عورتوں کو صحت وتجوید سے پڑھنے اور اس کو سمجھنے اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین